عبدالله بن المبارك، و قيل: يتخير المفتي. وقال في السراجية: والأول أصح إذا لم يكن المفتي مجتهدًا، و هٰذا يفيد اختيار القول الثاني إن كان المفتي مجتهدًا. ومعنى تخييره أنه ينظر في الدليل فيفتي بما يظهر له و لايتعين عليه قول الإمام، و هٰذا الذي صححهٗ في الحاوي أيضًا بقوله: والأصح أن العبرة لقوة الدليل؛ لأن اعتبار قوة الدليل شأن المفتي المجتهد، فصار فيما إذا خالفه صاحباه ثلاثة أقوال: الأول: اتباع قول الإمام بلاتخيير. الثاني: التخيير مطلقًا. الثالث: و هو الأصح التفصيل بين المجتهد و غيره، و به جزم القاضي خان كما يأتي، و الظاهر أن هٰذا توفيق بين القولين بحمل القول باتباع قول الإمام على المفتي الذي هو غير مجتهد وحمل القول بالتخيير على المفتي المجتهد ... وإن خالفه صاحباه في ذٰلك، فإن كان اختلافهم اختلاف عصر و زمان كالقضاء بظاهر العدالة يأخذ بقول صاحبيه لتغيير أحوال الناس و في المزارعة والمعاملة و نحوها يختار قولهما لإجماع المتأخرين على ذٰلك، و فيما سوي ذلك يخير المفتي المجتهد و يعمل بما أفضي إليه رأيه، و قال عبدالله بن المبارك: يأخذ بقول أبي حنيفة ... لايرجح قول صاحبيه أو أحدهما على قوله إلا لموجب و هو إما لضعف دليل الإمام و إما لضرورة والتعامل، كترجيح قولهما في المزارعة والمعاملة وإما لأن خلافهما لهٗ بسبب اختلاف العصر والزمان وأنه لو شاهد ما وقع في عصرهما لوافقهما كعدم القضاء بظاهر العدالة.'' (شرح عقود رسم المفتي، ص:۳۸ إلى ٤١، ط:مكتبة البشرى)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:144708101883 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

گزشتہ سالوں میں سونے کی زکاۃ ادا نہ کی ہو تو اب کس قیمت کا اعتبار ہوگا؟

سوال

اگر کسی نے پچھلے سالوں میں سونے کی زکاۃ ادا نہیں کی اور اب دینا چاہتا ہے، تو کیا پچھلے سالوں کے سونے کا ریٹ لگے گا، یا آج کے سونے کے ریٹ کا حساب ہوگا؟

جواب

اگر گزشتہ سالوں میں بقدرِ نصاب سونا ہونے کے باوجود زکات ادا نہ کی ہو اور اس وقت زکاۃ کا حساب کر کے نوٹ بھی نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں اب جس دن زکاۃ ادا کی جائے اس دن سونے کی جو قیمت ہو اس کا اعتبار ہوگا، یعنی گزشتہ سالوں کی زکاۃ سونے کے موجودہ ریٹ کے حساب سے ادا کی جائے گی۔ ''بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع'' میں ہے:

''وإنما لهٗ ولاية النقل إلى القيمة يوم الأداء فيعتبر قيمتها يوم الأداء، والصحيح أن هٰذا مذهب جميع أصحابنا.''

(كتاب الزكاة، فَصْل صفة الواجب في أموال التجارة، ٢ / ٢٢، ط: دار الكتب العلمية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144109201443 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

عورتوں کا قبرستان جانا

سوال

❶-جوان یا بوڑھی عورت کا قبرستان جانا کیسا ہے؟ اگر جاسکتے ہیں تو دن کے کس حصے میں جانا مناسب رہے گا؟ نیز قبرستان جانے میں کن باتوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے؟

❷-اگر کسی کا عزیز فوت ہوجائے تو وہ عورت قبر پر جا کر پرندوں کو دانہ پانی ڈالے، یہ درست ہے؟

الجواب حامدًا و مصليًا

❶-واضح رہے کہ عموماً عورتیں مردوں کی بنسبت کم ہمت ہوتی ہیں، آہ وبکا، جزع فزع بہت زیادہ کرتی ہیں، اس لیے جوان عورتوں کا قبرستان جانا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی عورت بوڑھی ہو اور عبرت اور تذکرۂ آخرت کے لیے قبرستان جائے تو اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ جزع فزع نہ کرے، اس کے لیے بھی بہتر یہ ہے کہ نہ جائے، گھر ہی سے ایصالِ ثواب کرلیا کرے، اگر کبھی شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے جائے بھی تو دن کے وقت میں جائے۔ ''البحر الرائق'' میں ہے: